بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اشارات

جماعت اسلامی پاکستان بلکہ پوری دنیائے اسلام حال ہی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سچے غلام کی خدمات سے محروم ہوئی ہے، اس کی زندگی ملت کی بیش قیمت متاع تھی۔ اس کی وفات سے دینی حلقوں میں ایک ایسا خلا پیدا ہوا ہے جس کے پُر ہونے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی اِلّا یہ کہ خالقِ حقیقی اسے اپنے خاص فضل سے پُر کر دے۔ چوہدری غلام محمد صاحب کوئی بہت بڑے عالم، کوئی شعلہ بیان مقرر، کوئی عظیم ادیب نہ تھے۔ پھر دنیوی مال و متاع اور مرتبہ کے اعتبار سے بھی وہ کسی ایسے بلند مقام پر فائز نہ تھے کہ وہ اہل دنیا کی توجہ کا مرکز بنتے۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کے ساتھ سچی وابستگی اور اس کی سربلندی کے لیے گہری لگن عطا کی تھی جس کے باعث نہ صرف جماعت اسلامی میں بلکہ جماعت سے باہر کے حلقوں میں بھی ان کو بے حد مقبولیت حاصل تھی۔ جو شخص بھی ان سے متعارف ہوا وہ ان کی پُرکشش شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور جو فرد بھی جتنا ان کے قریب آیا وہ اسی قدر ان کا گرویدہ ہو گیا۔ چوہدری صاحب مرحوم فی الحقیقت ایک سعیِ مجسم تھے۔ وہ جب تحریکِ اسلامی سے وابستہ ہوئے، اس وقت سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک اسلام کی خدمت اور سربلندی کے لیے ہمہ تن مصروف رہے۔ اس مقدس کام میں ان کا انہماک اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ دنیا کا ہر دوسرا کام ان کی نظر میں بالکل بے وزن، غیر اہم بلکہ ہیچ ہو کر رہ گیا تھا۔ انہوں نے دل و دماغ کی ساری قوتیں بلکہ جسم و جان کی ساری توانائیاں پوری یکسوئی، اخلاص اور تدبّر کے ساتھ خدا کی راہ میں صرف کیں اور اس معاملے میں کوئی ڈر یا خوف، کوئی دنیوی لالچ یا ترغیب و تحریص، کوئی مالی پریشانی یا گھریلو الجھن حتیٰ کہ ان کی ہر آن گرتی ہوئی صحت بھی ان کی راہ نہ روک سکی۔ انہوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ انسان اپنی زندگی کا

مالک نہیں بلکہ امین ہے اور اسے ایک دیانتدار امین کی طرح اس کو خدا کی راہ میں صرف کرنا چاہیے۔ خدا یہ دفا فارنبدہ عرصۂ دراز سے بیماری کے نرغے میں تھا، مگر اس نے کبھی اس کی پروا نہ کی۔ اس میں جب تک سمت رہی وہ ملک کے اندر، باہر اسلام کی سربلندی کے لیے مسلسل گھومتا پھرتا رہا۔ جماعت کے حلقۂ کراچی کو اس نے اپنے تدبّر، حسن انتظام اور خلوص سے سرگرم عمل کیا۔ بیرونی ممالک میں متعدد مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کیے۔ عربوں کو ان کی دینی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ یورپ میں آباد مسلمانوں کو مغربی تہذیب کے مُضر اثرات سے بچانے اور ان کی اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے مختلف منصوبے تیار کیے۔ دنیا کے جس خطّے میں بھی مسلمان مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں مثلاً کشمیر، فلسطین، اریٹیریا اور افریقہ کی مسلم ریاستیں، ان کے مسائل اور ان کی حالتِ زار سے دنیا کو آگاہ کیا اور انسانیت کے ضمیر کو جھنجوڑنے کی کوشش کی۔

بیماری نے جب چوہدری صاحب سے چلنے پھرنے کی سکت بالکل سلب کر لی تو بستر پر لیٹے لیٹے بھی وہ اس مقدس مشن کی تکمیل کے لیے کوشاں رہے۔ ان کی صحت کو دیکھتے ہوئے یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ شاید زیادہ دیر ہمارے درمیان نہ رہیں مگر ان کے بلند عزائم، ان کی جماعتی اور دینی سرگرمیوں، بیماری کی تکالیف سے بے پروائی اور موت سے بے خوفی کو دیکھ کر ہمارے سارے خدشات دُور ہو جاتے تھے۔ جس ولولے اور شوق کے ساتھ وہ اپنے خالقِ حقیقی سے ملے اس کے تصوّر سے اُس بہادر اور نڈر مسلمان سپاہی کا تصوّر سامنے آجاتا ہے جو شوقِ شہادت میں کفر کی یلغار کا بڑی پامردی سے مقابلہ کر رہا ہو، پھر اس کے اعضاء ایک ایک کر کے کٹنے لگیں تو وہ باقی ماندہ اعضاء سے ہی دشمن کے مقابلے میں برسرپیکار رہے اور جب اس کی زبان اور دوسرے اعضاء بھی کاٹ دیے جائیں تو وہ آخری وقت میں انگشتِ شہادت کو اٹھا کر خدا کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت کی شہادت دے اور زبانِ حال سے خلقِ خدا کو کہے، گواہ رہو، مَیں نے اپنا فرضِ حتی المقدور ادا کرنے کی کوشش کی، اب اس کام کی تکمیل تمہارے ذمّے ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔